مشکوۃ الانوار شرح اردو نورالانوار | نام مصنف۔ مولانا اسلام الحق اسعدی سہارنپوری۔ ضخامت پانچ جلدیں۔ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ میر محمد کتب خانہ۔ آرام باغ کراچی۔

"نورالانوار" درس نظامی کی ایک لازمی اور ضروری کتاب ہے۔ اصول فقہ کے اکثر مسائل پر اشتمال کی وجہ سے اصول فقہ کا ایک فتاوی سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ عام فہم طرز بیان کی وجہ سے اہل علم حضرات کتاب کے مطالعہ میں کوئی خاص دشواری محسوس نہیں کرتے لیکن علمی انحطاط کی وجہ سے موجودہ دور میں دوران مطالعہ چند امور کی دشواری محسوس کی جاتی تھی۔ بعض الفاظ اجنبیت کی وجہ سے عبارت مغلق بن جاتی ہے۔ فقہی مواد جہاں بطور تفریع پیش کیا جاتا ہے اس کے سمجھنے کے لیے متعلقہ کتب فن کی طرف مراجعہ ضروری رہتا۔ کیونکہ اختلافی مسئلہ سے پوری واقفیت کے بغیر یہاں پر مسئلہ کا سمجھنا مشکل ہوتا۔ انداز بیان میں طوالت اور بعض جزئیات کی طرف اشارہ کی وجہ سے مضمون کی روانگی اور تسلسل متاثر ہو کر پورے مسئلہ پر احاطہ مشکل رہتا۔ بحمداللہ کہ زیر نظر کتاب مشکوۃ الانوار سے یہ تینوں مشکلات دور ہو گئی ہیں۔

مصنف نے "تشریح" کے عنوان میں لغوی اور اصطلاحی تحقیق کر کے معنی مراد کی نشاندہی کی ہے جس سے پہلی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں "فائدہ" کے ضمن میں نکات اور لطائف کے بیان سے عبارت کی پوری حقیقت دیکھنے والے پر کھل جاتی ہے۔

"ترجمہ اور مطلب" کے سرخی قائم کر کے متعلقہ مسئلہ کا خلاصہ سیاق و سباق کا حوالہ، اصل اور فرع کے درمیان مناسبت کے تذکرہ کے علاوہ متعلقہ مسئلہ پر سیر حاصل بیان کی وجہ سے مؤخر الذکر دونوں مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ طالب علم کی رہنمائی اور مدرس کے استفادہ کے لئے انمول شرح ہے۔ (غلام الرحمن)

تذکرہ صوفیائے میوات | تالیف۔ مولانا محمد حبیب الرحمن میواتی۔ صفحات ۶۷۸۔ قیمت ۷۵ روپے
ناشر۔ مکتبہ مدنیہ ۱۷۔ اردو بازار۔ لاہور

یہ کتاب میوات میں بسنے والی میو قوم کی ایک ایسی مبسوط و مفصل تاریخ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کی تالیف کے لئے کم و بیش ایک سو قدیم اور جدید کتب و صحائف کو کھنگالا ہے اور نہ جانے کتنے برس کے شب و روز کی عرق ریزی سے ایک ایسی تاریخ مرتب فرمائی ہے جس کا مطالعہ برصغیر پاکستان اور بھارت میں رہنے والے ہر پڑھے لکھے انسان کے لئے ازبس ضروری ہے۔

تبلیغی جماعت جو ایک بین الاقوامی تحریک کی صورت میں از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب چلتی پھرتی دکھائی دے رہی ہے اس کی بنیاد کا سہرا بھی میو قوم ہی کے سر ہے۔ ہاں یہ وہ قوم ہے جس کے بارے میں گاندھی جی نے ۱۹۳۰ء میں کہا تھا کہ :-